مبلغین کے لئے دعا کی تحریک

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ اپریل ۱۹۷۸ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

گذشتہ شام سے مجھے بخار کی کیفیت ہے اور سر میں اور سارے جسم میں درد ہے لیکن میں اپنے ان مبلغین کے لئے جو ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں دعا کی تحریک کرنا چاہتا تھا اس لئے میں یہاں آ گیا ہوں اور جس قدر خدا نے مجھے توفیق دی میں آپ کو بتاؤں گا کہ کس طرح ہمارے مبلغین دنیا کے سب براعظموں میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو پھیلانے کے لئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور بزرگی کو قائم کرنے کے لئے تکالیف برداشت کر کے کام کر رہے ہیں۔ مغربی افریقہ میں کام کر رہے ہیں اور مشرقی افریقہ میں بھی کام کر رہے ہیں، امریکہ میں بھی کام کر رہے ہیں، کینیڈا میں بھی کام کر رہے ہیں۔ جنوبی امریکہ میں مشن کھولا گیا تھا لیکن پھر وہ بند ہوگیا۔ اب میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ جلد دوبارہ کھل جائے گا، پھر وہ انگلستان اور یورپ کے ممالک میں کام کر رہے ہیں اور جزائر میں کام کر رہے ہیں۔ ہمارے مبلغین انتہائی کم گذارہ لے کر اور تنگی کی زندگی گذار کر اسلام کی روشنی کو دنیا میں پھیلانے کا کام کر رہے ہیں۔ وہ خود بھی خوش ہیں کہ ان کا رب کریم ان سے پیار کرتا اور اپنی معجزانہ طاقتوں کے جلوے انہیں دکھاتا ہے اور ہم بھی خوش ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جماعت کو ایسے نوجوان آدمی اور ایسے نوجوان دل دیئے ہیں کہ جو ان تکالیف کی پرواہ نہیں کرتے اور اشاعتِ اسلام

کے لئے ہر دم اور ہر آن دنیا کے ہر علاقہ میں کوشاں ہیں۔

صداقت اصولی طور پر اور بنیادی لحاظ سے کسی جبر اور طاقت کی محتاج نہیں ہے لیکن انسان پر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ اس نے یہ سمجھا اور اب بھی دنیا کے بعض خطوں میں بعض انسان یہ سمجھتے ہیں کہ طاقت کے بل بوتے پر صداقت کو دبایا جاسکتا یا مغلوب کیا جاسکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی مادی طاقت نے اس نور کو بجھانے کی کوشش کی جس نے کہ اپنے وقت پر ساری دنیا کو اپنی نورانی شعاعوں کی لپیٹ میں لے لینا تھا۔ وہ نور جو یورپ میں بھی پہنچا، افریقہ کے صحراؤں میں بھی پہنچا، جزائر میں بھی پہنچا اور ایران سے نکلتا ہوا افغانستان کے اوپر کے حصوں سے (جو کہ اب روس کے حصے بن گئے ہیں) ہوتا ہوا اور بعض دوسرے راستوں سے گزر کر چین تک بھی پہنچا۔ اس وقت کی قریباً ساری معروف دنیا تک وہ پہنچا۔ اسلام کو جس وقت طاقت نہیں ملی تھی اس وقت اپنی کمزوری کی حالت میں بھی وہ اپنے نور کے ذریعہ سے دلوں کو جیتنے والا بنا اور جب ایک وقت میں اس کو طاقت مل گئی تب بھی اس نے دین کے معاملہ میں جبر اور زور اور طاقت سے کام نہیں لیا بلکہ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اسلامی تعلیم میں بتایا ہے اس کے ماننے والوں نے محبت اور پیار کے ساتھ اور دلائل کے ساتھ اور حجج قاطعہ کے ساتھ اور آسمانی نشانوں کے ساتھ اور بے لوث خدمت کے ساتھ اور غیر کی زندگی میں خدا تعالیٰ کی طاقتوں کے معجزے دکھا کر علاقوں کے علاقے اسلام کے لئے جیتے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب دنیا اپنی جہالت اور لاعلمی کی وجہ سے صداقت کے مقابلہ میں طاقت کا استعمال صحیح اور درست سمجھتی تھی لیکن اب تو دنیا کو بھی یہ سمجھ آ گئی ہے (الا ماشاء اللہ بعض علاقوں کو چھوڑ کر) کہ مذہب کے معاملے میں جبر کا تصور نامعقول ہے کیونکہ مذہب کا تعلق دل سے ہے اور مادی طاقت دلوں پر حکومت نہیں کیا کرتی۔ مادی طاقتوں کے بھی فائدے ہیں اسی لئے خدا تعالیٰ نے مادی طاقتوں کو بھی پیدا کیا ہے لیکن وہ فائدہ مذہب کا پھیلانا نہیں ہے۔ کوئی طاقتور ہو یا کمزور اور مسکین ہو وہ دل جو اسلام سے ناآشنا ہیں ان کو خدمت خلق کے ذریعے اور اسلام کے حسن کے جلوے دکھا کر اور اس کے احسان کی قوتوں کا مظاہرہ کر کے جیتا جاتا ہے۔

ہم تو ایک غریب جماعت ہیں اور ایک مسکین جماعت ہیں اور ایک عاجز جماعت ہیں اور ایک ایسی جماعت ہیں جس کو اقتدار حاصل نہیں اور ایک ایسی جماعت ہیں جس کو اقتدار سے کوئی دلچسپی نہیں، ایک ایسی جماعت ہیں جو مالی لحاظ سے غریب ہے اور ایک ایسی جماعت ہیں جس کو اموالِ دنیا سے کوئی دلچسپی نہیں جہاں تک کہ مذہب کا سوال ہے، ایک ایسی جماعت ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور فضل اور رحمت سے ایک آگ بھڑک رہی ہے۔ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (الشعرآء:۴) جو ہمارے پیارے اور محبوب آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دلی کیفیت تھی اسی کیفیت کے مطابق ہم نے خدا تعالیٰ کا جو پیار اور اس کی جو نعمتیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل حاصل کیں وہ دنیا جو ان نعمتوں سے محروم ہے وہ بھی ہماری طرح ان نعمتوں کو حاصل کرنے والی ہو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار اور محبت کا تعلق رکھنے والی ہو۔ اسی لئے ہمارے بہت سے نوجوان اور کچھ بڑی عمر کے دوست بھی باہر گئے ہیں اور باہر جاتے ہیں اور تبلیغ کے کاموں میں مشغول ہیں اور یہی نہیں کہ پاکستان کے احمدی غیر ممالک میں تبلیغ کر رہے ہیں بلکہ غیر ممالک میں بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگیاں وقف کرنے والے لوگ پیدا ہو چکے ہیں۔ ان میں سے بہت سے تو اس وقت اپنے اپنے ملکوں میں کام کر رہے ہیں لیکن بعض ایسے بھی ہیں جن کو خدا تعالیٰ دوسرے ممالک میں کام کرنے کی توفیق عطا کرتا ہے جیسا کہ عبدالوہاب بن آدم ہیں۔ وہ احمدی ہوئے، پھر انہوں نے وقف کیا، پھر وہ یہاں آئے اور جامعہ احمدیہ میں شاہد کیا، پھر وہ اپنے ملک غانا میں گئے اور پاکستانی امیر کے ماتحت انہوں نے وہاں تبلیغ کی پھر وہ انگلستان میں بھیجے گئے اور انگلستان جا کر اس افریقن نے جس کا دل اور سینہ نور سے بھرا ہوا تھا سفید فام باشندوں کو اسلام کی تبلیغ کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کو بڑا ہی پیارا بنایا ہے۔ وہ مسکراتے ہوئے اسلام کی خوبیاں دوسروں کے سامنے رکھتا تھا اور اب وہ اپنے ہی ملک میں واپس جا کر کام کر رہے ہیں اور ممکن ہے کہ ایک دو سال تک ان کو افریقہ کے کسی اور ملک میں یا امریکہ میں بھجوا دیا جائے اور وہ وہاں جا کر کام کریں گے۔ پس صرف ہمارا ہی ملک واقفین زندگی پیدا نہیں کر رہا بلکہ غیر ممالک بھی پیدا کر رہے ہیں۔ ہمارے انگلستان کے مبلغ آرچرڈ صاحب انہوں نے تعلیم حاصل کی اور وہ باقاعدہ واقفِ زندگی

مبلغ کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ رضا کارانہ طور پر کام کرنے والوں میں تو اس وقت میرے خیال میں درجنوں ممالک شامل ہو چکے ہیں۔ وہ لوگ عملاً واقفین زندگی ہیں لیکن جماعت سے گذارہ نہیں لیتے۔ وہ ساتھ اور بھی کام کرتے ہیں لیکن ۵ گھنٹے، ۷ گھنٹے، ۸ گھنٹے روزانہ تبلیغ اسلام کا کام کر رہے ہیں۔ ہمارے ان بھائیوں کا کام ایک رنگ میں فرض کفایہ سمجھا جاسکتا ہے لیکن اصل میں تو یہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اسلام کی روشنی کو دنیا میں پھیلائے لیکن چونکہ سب لوگ نہیں کر سکتے اس لئے قرآن کریم نے کہا ہے کہ کچھ لوگ مرکز میں آیا کرو اور دین سیکھا کرو اور پھر اپنے علاقوں میں جا کر دین کو پھیلاؤ۔

ہمارے یہ بھائی جو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دے کر خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی طرف اور جو راہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے معین کی ہیں جن پر آپ کے اسوہ کے نقش قدم ہمیں نظر آتے ہیں، جو راہیں خدا تعالیٰ کی محبت اور رضا کی طرف لے جانے والی ہیں ان راہوں کی طرف غیر مسلموں کو پیار اور محبت کے ساتھ اور دلائل کے ساتھ اور دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ لانے والے ہیں ان کا ہم پر یہ واجب حق ہے کہ ہم ان کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتے رہیں۔ ان کی تعداد زیادہ نہیں ہے لیکن ان تھوڑوں اور کمزوروں اور غریبوں اور بے کسوں اور بے سہاروں کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ حیرت انگیز طور پر ایک انقلابِ عظیم بپا کر رہا ہے لیکن وہ نہ میری کسی خوبی کا نتیجہ ہے نہ آپ کی اور نہ ان مبلغین کی وہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔ لیکن بہرحال یہ مبلغ نمایاں ہوکر اور ممتاز حیثیت میں ایک واقفِ زندگی کے طور پر غیر ممالک میں کام کرتے ہیں پھر کچھ عرصہ کے لئے یہاں آجاتے ہیں پھر دو چار مہینے کی چھٹی گزار کر یہاں کام کرتے ہیں اور پھر وہ مختلف ممالک میں بھیج دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں بھی واقفینِ زندگی ہیں جو کہ اصلاح اور تربیت کے کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے اور روح القدس سے ان کی مدد کرتا رہے اور وہ خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی حفاظت میں رہیں اور ہر شر سے خدا تعالیٰ انہیں محفوظ رکھے اور ہر خیر کے دروازے ان پر کھولے۔

جماعت احمدیہ کے قیام کے بعد ساری دنیا میں جو اشاعت اسلام کے لئے ایک جہاد اور

ایک مجاہدہ شروع ہے اس میں بعض پروگرام بعض خصوصی اوصاف کے حامل بھی ہوتے ہیں مثلاً غانا میں جو ان کے سارے ملک کے یا کسی ریجن کے سالانہ جلسے ہوتے ہیں ان کی حیثیت روزانہ کی تبلیغ سے مختلف ہے۔ اسی طرح امامِ وقت باہر جا کر اپنے رنگ میں جو تبلیغ کرتے اور لوگوں سے ملتے اور ان کا دل جیتنے کی کوشش کرتے اور اسلام کی پیاری تعلیم ان کے سامنے رکھتے ہیں اس کا اپنا ایک رنگ ہے۔ پھر بعض ایسے مواقع پیدا ہوتے ہیں کہ کوئی واقعہ ہوتا تو کسی ایک ملک میں ہے لیکن اپنے اثر کے لحاظ سے اور اپنے جذب کے لحاظ سے اس کا تعلق ساری دنیا سے ہوتا ہے۔ مثلاً ۲ ر، ۳ ر اور ۴ رجون کو لندن میں ایک کانفرنس ہو رہی ہے جس میں قرآن عظیم کی تعلیم کی صداقت پر خود عیسائی مصنفین بھی مقالے پڑھیں گے۔ بڑے بڑے عیسائی مصنفین نے تحقیق کر کے کتابیں لکھی ہیں کہ قرآن کریم کا بیان سچا ہے۔ میں اس کی تفصیل میں تو نہیں جاؤں گا تاہم بڑی ریسرچ ہوئی ہے۔ قرآن کریم نے اعلان کیا تھا مَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ (النساء:۱۵۸) کہ حضرت مسیح کے مخالفین انہیں قتل کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے نہ انہیں صلیب پر مارنے میں کامیاب ہوئے۔ اب عیسائیوں کی طرف سے درجنوں ایسی کتابیں لکھی جا چکی ہیں جو کہ انہوں نے بڑی محنت اور کاوش کے بعد تحقیق کر کے شائع کی ہیں اور ان میں انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے مخالف ان کو قتل کرنے میں یا صلیب پر ان کی جان لینے میں کامیاب نہیں ہوئے بلکہ وہ صلیب سے بچ گئے۔ قرآن کریم نے حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق امتِ محمدیہ کو جو تعلیم دی تھی اس کی مخالفت اوروں نے بھی کی تھی لیکن سب سے زیادہ مخالفت عیسائیوں نے کی تھی۔ ان کے اپنے کچھ عقائد تھے جن کی روشنی میں انہوں نے مخالفت کی لیکن جیسا کہ ہمیں کہا گیا تھا کہ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (الصف:۱۰) میں جو بشارت دی گئی ہے اس کا تعلق آخری زمانہ سے ہے، وہ آخری زمانہ جو مسیح اور مہدی کا زمانہ ہے اور اس آخری زمانہ میں اسلام کا مذہب ساری دنیا میں پھیل جائے گا چنانچہ اس زمانہ میں نئی سے نئی تحقیق ہو کر وہ حقائق جو حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی سے تعلق رکھنے والے اور ان کی وفات سے تعلق رکھنے والے ہیں (ہر انسان آخر مرتا ہے۔ ان پر بھی ایک وقت میں موت آئی) وہ حقائق کھل کر سامنے

آنے شروع ہوگئے ہیں۔ تاہم اس کا یہ نتیجہ تو نکلنا چاہئے تھا اور نکلا کہ وہ منکرین جنہوں نے ایسی کتابیں لکھیں اور جو ابھی تک عیسائی ہیں ان کو بھی عیسائی دنیا نے پسند نہیں کیا اور بعض کو تکالیف پہنچانے کی کوشش بھی کی۔ یہ تو ہوتا ہی رہتا ہے کوئی ایسی بات نہیں لیکن یہ کانفرنس جو ۲/،۳/،۴/جون کو ہو رہی ہے جب اس کا ذکر اخباروں میں آنا شروع ہوا تو اس کی اچھی خاصی مخالفت شروع ہوگئی ہے اور یہ خوشی کی بات ہے اگر مخالفت نہ ہوتی تو ہم پریشان ہوتے کہ کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کوشش کو قبول نہیں کیا۔ غرض بعض طرف سے بڑے غصے کا اظہار ہو رہا ہے لیکن غصہ اپنی ذات میں بے جا ہے۔ میں نے بڑا سوچا مجھے تو کبھی غصے کی کوئی معقول دلیل نظر نہیں آئی۔ جس چیز کو تمہیں عقلی دلائل کے ساتھ یا آسمانی نشانوں کے ساتھ یا معجزانہ قبولیت دعا کے ذریعہ سے صحیح ثابت کرنا چاہئے اس کے مقابلہ میں محض غصہ دکھا دینا تو کسی چیز کو سچ ثابت نہیں کرتا۔ بہرحال ہمارا کام غصہ کرنا نہیں۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہمارا کام یہ ہے کہ ہم دلائل کے ساتھ اور پیار کے ساتھ اور دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ اور خدا تعالیٰ کی متصرفانہ اور معجزانہ طاقتوں کا ثبوت دے کر خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت انسان کے دل میں بٹھانے کی کوشش کریں اور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اور متضرعانہ گریہ وزاری کے ساتھ اور خدا تعالیٰ کے دامن کو پکڑ کر اس سے چمٹ کر اس سے یہ کہیں کہ اے خدا! تیری توحید اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے قیام کے لئے جو کچھ ہم کر رہے ہیں ہماری ان حقیر کوششوں میں برکت ڈال اور ہماری کوششوں کے مقابلہ میں اتنے عظیم نتائج نکال کہ دیکھنے والے کو کوشش اور نتیجے کا آپس میں کوئی تعلق نظر نہ آئے۔

پس آپ دعائیں کریں مبلغین کے لئے چاہے ان کا تعلق پاکستان سے ہے یا دوسرے ممالک سے ہے، جو ملک ملک اور علاقہ علاقہ اور ریجن ریجن میں دینِ اسلام کی اشاعت کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دے رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے حضور اس کو قربانی کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے لیکن بہرحال وہ خدا تعالیٰ کے حضور کچھ پیش کر رہے ہیں، خدا تعالیٰ ان کی اس پیشکش کو خواہ وہ کتنی ہی حقیر کیوں نہ ہو قبول کرے اور ان کو ثواب دے اور جس غرض کے لئے وہ کوشش اور جہاد کر رہے ہیں یعنی وحدانیتِ باری کے قیام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کرنے کے

لئے اس کے ویسے نتائج نکالے جیسا کہ وہ عاجز دل چاہتے ہیں کہ نکلیں۔

اور دعائیں کریں کہ یہ کانفرنس جو لندن میں ۲،۳،۴/جون کو ہو رہی ہے خدا کرے کہ خیر کے ساتھ اور ہر قسم کی برکتوں کے ساتھ اور صلح کے ساتھ اور امن کے ساتھ اور پاکیزہ ماحول میں یہ کانفرنس ہو اور کامیاب ہو اور اس کے نتیجہ میں اس صداقت کو جو صداقت ہے اور صداقت کا انکار نہیں کیا جاسکتا وہ انسان جو اسے ابھی تک نہیں سمجھ رہے وہ سمجھنے لگیں اور اسے نہ سمجھنے کی وجہ سے دنیا کے معاشرہ میں جو خرابیاں پیدا ہوئی ہیں وہ خرابیاں دنیا کے معاشرہ سے دور ہو جائیں اور تمام بنی نوع انسان ایک خاندان کی حیثیت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر ایک نہایت حسین معاشرہ میں خوشحال زندگی گذارنے لگ جائیں اور ہر قسم کا دکھ اور تکلیف اور درد دنیا سے مٹ جائے اور ہر قسم کی لعنت سے انسان آزاد ہو جائے۔

اللّٰھم اٰمین

(از رجسٹر خطبات ناصر غیر مطبوعہ)